از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:12مارچ1956

شمبوناتھ مہرا

بنام

دی سٹیٹ آف اجمیر۔

[ویوین بوس اور چندر شیکھر ا ایئر جسٹس صاحبان]

بارِ ثبوت -خصوصی علمیت کے اندر حقائق کا ثبوت -استغاثہ اور ملزم کے علم میں یکساں طور پر حقائق، اگر "خاص طور پر ملزم کے علم میں" ہوں-مثلاً، دائرہ کار-انڈین ایویڈنس ایکٹ(I، سال1872)، دفعہ106، مثال(b)۔

اپیل کنندہ پر مجموعہ تعزیرات بھارت 420اور انسداد رشوت ستانی ایکٹ، سال 1947 کی دفعہ 5(2) کے تحت حکومت سے سفری خرچہ کے طور پر0-12-23 کل روپے (آئی ڈی 1) حاصل کرنے کے لیے مقدمہ چلایا گیا، جو کہ دو سفر کے لیے دوسرے درجے کا ریلوے کرایہ ہے، ایک اجمیر سے ابوروڈ اور دوسرا اجمیر سے رینگس تک، اصل میں مذکورہ کرایوں کی ادائیگی کیے بغیر۔استغاثہ نے ریلوے کی کھاتوں اور رجسٹروں سے ثابت کیا کہ متعلقہ تاریخوں پر اجمیر میں ایسی کوئی درجہ دوم ٹکٹ جاری نہیں کی گئی تھی اور وہی گواہ جس نے یہ ثابت کیا کہ ٹکٹ ہمیشہ جاری نہیں کیے جاتے تھے اور مسافر ریل گاڑی میں کرایہ ادا کر سکتے تھے اور اگر درجہ دوم مکمل طور پر بک ہو جاتی تھی تو ریل گاڑی کے آنے تک مزید ٹکٹ جاری نہیں کیے جاتے تھے، اس صورت میں مسافر بعض اوقات درجہ سوم یا انٹر کلاس ٹکٹ خریدتے تھے اور اس کے بعد ریل گاڑی کے چوکیدار کو بقیہ ادا کرتے تھے، اگر انہیں ریل گاڑی کی آمد پر درجہ دوم رہائش مل سکتی تھی۔اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ اپیل کنندہ اور استغاثہ نے ایسی کسی بھی ادائیگی کی عدم موجودگی کو ثابت کرنے کے بجائے ان میں سے کسی ایک یا دوسرے آپسی میل جول کی پیروی نہیں کی تھی، اسی طرح جس طرح اس نے دوسرے درجے کے ٹکٹوں کا عدم مسئلہ ثابت کیا تھا، ثبوت ایکٹ کی دفعہ 106 کی مثال(b) پر انحصار کیا اور دعوی کیا کہ یہ اپیل کنندہ کو ثابت کرنا ہے کہ اس نے اصل میں دوسرے درجے کے کرایوں کی ادائیگی کی تھی۔

حکم ہوا کہ، ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 106 کی مثال (b) میں کوئی درخواست نہیں تھی، استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ ثبوت سزا کی ضمانت نہیں دیتے اور ملزم کو طویل وقفے کو مد نظر رکھتے ہوئے بری کر دیا جانا چاہیے۔

ایویڈنس ایکٹ کا وہ دفعہ 106 فوجداری قانون کے اس اچھی طرح سے قائم شدہ اصول کو منسوخ نہیں کرتا ہے کہ مقدمات کی بہت ہی غیر معمولی درجوں کے علاوہ استغاثہ پر اپنا مقدمہ ثابت کرنے کا بوجھ کبھی نہیں بدلتا ہے اور دفعہ 106 کا مقصد اس بوجھ کے استغاثہ کو دور کرنا نہیں ہے۔ اس کے برعکس، یہ کچھ غیر معمولی مقدمات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے جہاں استغاثہ کے لیے ایسے حقائق قائم کرنا ناممکن، یا غیر متناسب طور پر مشکل ہے جو خاص طور پر ملزم کے علم میں ہیں اور جنہیں وہ بغیر کسی مشکل یا تکلیف کے ثابت کر سکتا ہے۔ لیکن جب اس طرح کے حقائق کا علم استغاثہ کے لیے یکساں طور پر دستیاب ہوتا ہے اگر وہ مناسب مستعدی سے کام لینے کا انتخاب کرتا ہے، تو انہیں خاص طور پر ملزم کے علم میں نہیں کہا جا سکتا اور دفعہ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

اٹیگل بنام ایمپرر، (اے۔ آئی۔ آر۔ 1936 پی۔ سی۔ 169) اور سینی ویرتنے بنام آر۔، ([1986] 3 All۔ ای آر۔ 36)، کا حوالہ دیا گیا۔

کسی حصے کی یہ مثالاً اس کے مکمل مواد کو ختم نہیں کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کے دائرہ کار کو کم یا بڑھا نہیں سکتے ہیں، اور دفعہ 106 کو سہولت کے توازن کو لاگو کرنے میں، حقائق کو تلاش کرنے اور ثابت کرنے میں شامل تقابلی محنت اور جس آسانی سے ملزم انہیں ثابت کر سکتا ہے اس پر غور کیا جانا چاہیے۔

وہ مقدمات جو بھارتیہ ریلوے ایکٹ کی دفعہ 112 اور 113 کے تحت آتے ہیں جن پر دفعہ 106 کی مثال (b) کا واضح اطلاق مختلف بنیادوں پر ہوتا ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 65، سال 1954۔

فوجداری اپیل نمبر 3، سال 1952 میں اجمیر میں جوڈیشل کمشنر کی عدالت 2 جنوری 1953 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، فوجداری اپیل نمبر 300، سال 1951 میں اجمیر میں سیشن جج کی عدالت 4 جنوری 1952 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بی پی بیری اور بی پی مہیشوری۔

مدعاعلیہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دپھتری (پورس اے مہتا اور پی جی گوکھلے، ان کے ساتھ)۔

12.1956مارچ۔

عدالت کا فیصلہ بوس جسٹس نے سنایا۔

اپیل کنندہ، ایس این مہرا، ڈویژنل انجینئر ٹیلی گراف، اجمیر کے دفتر میں کیمپ کلرک، کو مجموعہ تعزیرات بھارت 420اور انسداد رشوت ستانی ایکٹ، 1947 (ایکٹ II، سال 1947) کی دفعہ 5(2) کے تحت جرائم کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔ اسے دو سال کی قید بامشقت اور ہر شمار پر 100 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ بنیادی جملے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

جن جرائم کے لیے اسے سزا سنائی گئی تھی اس کا مقصد حکومت سے دو سفر کے لیے سفری خرچہ کے طور پر کل 23-12-0 روپے حاصل کرنا تھا، ایک اجمیر سے ابو روڈ اور دوسرا اجمیر سے رینگس تک۔ یہ رقم ان سفر کے لیے دوسرے درجے کے ریلوے کرایہ کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس کے خلاف الزام یہ ہے کہ یا تو اس نے متعلقہ تاریخوں پر ان جگہوں کے درمیان بالکل سفر نہیں کیا، یا، اگر اس نے کیا، تو اس نے کرایہ ادا نہیں کیا۔

اس نے اجمیر کے سیشن جج سے اپیل کی اور اسے بری کر دیا گیا۔ ریاست نے بری ہونے کے خلاف اجمیر کے جوڈیشل کمشنر کے پاس اپیل دائر کی۔ قابل جوڈیشل کمشنر نے اپیل قبول کر لی اور مقدمے کو خصوصی جج کے سامنے دوبارہ ٹرائل کے لیے واپس کر دیا کیونکہ قانون میں کچھ ترامیم کی وجہ سے صرف ایک خصوصی جج واپسی کی تاریخ پر انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 5(2) کے تحت جرم کی سماعت کر سکتا ہے۔

یہاں اپیل منظوری کے بارے میں کچھ سوالات اٹھاتی ہے جن پر ہم بحث کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے کیونکہ ہماری رائے میں پیش کردہ ثبوت دوبارہ مقدمے کی سماعت کا جواز پیش نہیں کرتے کیونکہ ان دونوں جرائم کے لیے کوئی سزا اس کی بنیاد پر نہیں ہو سکتی۔

پہلے یہ الزام لگایا گیا کہ اپیل کنندہ نے متعلقہ تاریخوں پر بالکل بھی سفر نہیں کیا اور یہ کہ اسے ثابت کرنے کا بار اس پر تھا۔

ہمیں نہیں لگتا کہ یہ مسئلہ اس لیے پیدا ہوتا ہے کیونکہ الزام یہ مانتا ہے کہ اس نے سفر کیا تھا اور ہمارے سامنے ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جو پہلی نظر میں اس نتیجے کا جواز پیش کرے کہ اس نے نہیں کیا۔ الزام اس طرح چلتا ہے-

"یہ کہ آپ، اس کے بارے میں یا اس کے بارے میں وغیرہ .... حکومت کو دھوکہ دیا................ بے ایمانی سے حکومت کو سفری الاؤنس کی مد میں 0-9-62 روپے ادا کرنے پر مجبور کر کے۔ مندرجہ بالا دنوں میں انجام دیئے گئے سفر کے لئے....................."

اس بات کی کوئی تجویز نہیں ہے کہ سفر انجام نہیں دیے گئے تھے اور صرف اس کا ارادہ کیا گیا تھا؛ اور ریاست کو اس مرحلے پر الزام میں جو کہا گیا تھا اس سے پیچھے ہٹنے کی اجازت دینا غیر منصفانہ ہوگا، خاص طور پر جب اپیل کنندہ نے اپنا دفاع کیا ہے اور عملی طور پر اعتراف کیا ہے کہ اس نے ان تاریخوں پر سفر کیا تھا۔ کسی بھی صورت میں، اس نے اس حقیقت کی تردید نہیں کی ہے اور اگر استغاثہ کو اس طرح سے اپنا موقف تبدیل کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ فطری طور پر اس کے نقصان کے لیے کام کرے گا۔ لہذا ہمیں اس حقیقت کو قبول کرنا چاہیے کہ اس نے متعلقہ تاریخوں پر مبینہ طور پر سفر کیا، اور صرف ایک سوال باقی ہے کہ کیا اس نے دوسرے درجے کے کرایوں کی ادائیگی کی جس کا اس نے بعد میں دعوی کیا، اور ان سفر کے لیے حکومت سے سفری خرچہ کے طور پر حاصل کیا۔

اس الزام کی حمایت میں جو واحد ثبوت پیش کیا گیا ہے کہ اس نے ایسا نہیں کیا وہ یہ ہے کہ اجمیر میں متعلقہ تاریخوں پر ابو روڈ یا رینگس کے لیے کوئی درجہ دوم ٹکٹ جاری نہیں کیے گئے تھے۔ یہ بات بکنگ کلرک رام دیال، گواہِ استغاثیہ 4 سے ثابت ہوتی ہے۔ لیکن وہی گواہ ثابت کرتا ہے کہ ٹکٹ ہمیشہ جاری نہیں کیے جاتے اور مسافر ریل گاڑی میں کرایہ ادا کر سکتے ہیں؛ مذید، اگر درجہ دوم مکمل طور پر بک ہو جاتی ہے تو ریل گاڑی کی آمد تک مزید ٹکٹ جاری نہیں کیے جاتے ہیں۔ اس صورت میں، مسافر بعض اوقات درجہ سوم یا انٹر کلاس ٹکٹ خریدتے ہیں اور پھر اگر وہ ریل گاڑی کے آنے پر درجہ دوم رہائش تلاش کرنے کے قابل ہوتے ہیں تو ریل گاڑی کے کنڈکٹر یا چوکیدار کو فرق ادا کرتے ہیں۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ جن تاریخوں سے ہمارا تعلق ہے ان میں سے ایک یا دوسرے کورس کی پیروی نہیں کی گئی تھی۔ ریلوے رجسٹر اور کھاتے دکھاتی تھیں کہ آیا ان تاریخوں پر ایسی کوئی ادائیگی کی گئی تھی یا نہیں اور ریاست اس طرح کی ادائیگیوں کی عدم موجودگی کو اتنی آسانی سے ثابت کر سکتی تھی جتنی وہ اسی طرح کے مواد سے ثابت کر سکتی تھی کہ کوئی دوسرے درجے کا ٹکٹ جاری نہیں کیا گیا تھا۔ ایسا کرنے کے بجائے، ریاست نے خود کو یہ کہہ کر مطمئن کیا کہ کوئی دوسرے درجے کے ٹکٹ جاری نہیں کیے گئے تھے اور پھر ثبوت ایکٹ کی دفعہ 106 کی مثال (b) پر انحصار کرتے ہوئے، اس نے دعوی کیا کہ یہ ثابت کرنے کا بار کہ ملزم نے دوسرے درجے کے کرایوں کی ادائیگی کی تھی، اس پر تھا۔

مثال (b) اس طرح چلتی ہے:

"A پر بغیر ٹکٹ کے ریلوے پر سفر کرنے کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ یہ ثابت کرنے کا بار کہ اس کے پاس ٹکٹ ہے، اس پر ہے۔ "لیکن یہ صرف ایک مثال ہے اور اسے دفعہ کے ساتھ ہی پڑھنا چاہیے اور اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ دفعہ چلتا ہے۔

"جب کوئی حقیقت خاص طور پر کسی شخص کے علم میں ہو تو اس حقیقت کو ثابت کرنے کا بار اس پر ہوتا ہے۔"

، ہماری رائے میں، لفظ "خاص طور پر" پر زور ہے۔

دفعہ 106 دفعہ 101 سے مستثنیٰ ہے۔ دفعہ 101 ثبوت کے بار کے بارے میں عمومی اصول بیان کرتی ہے۔

"جو بھی کسی عدالت سے کسی ایسے قانونی حق یا ذمہ داری کے بارے میں فیصلہ دینا چاہتا ہے جو ان حقائق کے وجود پر منحصر ہے جن پر وہ دعویٰ کرتا ہے، اسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ حقائق موجود ہیں۔"

مثال (a) کہتی ہے۔

"A چاہتا ہے کہ عدالت فیصلہ دے کہ B کو اس جرم کی سزا دی جائے جو A کہتا ہے کہ B نے کیا ہے۔

اے کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ B نے جرم کیا ہے۔" اس سے عام قاعدہ طے ہوتا ہے کہ کسی فوجداری مقدمے میں بارِ ثبوت استغاثہ پر ہوتا ہے اور دفعہ 106 کا مقصد یقینی طور پر اسے اس فرض سے فارغ کرنا نہیں ہے۔ اس کے برعکس، یہ کچھ غیر معمولی مقدمات کو پورا کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے جن میں استغاثہ کے لیے ایسے حقائق قائم کرنا ناممکن ہوگا، یا کسی بھی حد تک غیر متناسب طور پر مشکل ہوگا جو ملزم کے علم میں "خاص طور پر" ہیں اور جنہیں وہ بغیر کسی مشکل یا تکلیف کے ثابت کر سکتا ہے۔ لفظ "خاص طور پر" اس پر زور دیتا ہے۔ اس کا مطلب ہے وہ حقائق جو بنیادی طور پر یا غیر معمولی طور پر اس کے علم میں ہیں۔ اگر اس دفعہ کی تشریح دوسری صورت میں کی جائے تو یہ انتہائی چونکا دینے والے نتیجے پر پہنچے گا کہ قتل کے معاملے میں ملزم پر یہ ثابت کرنے کا بوجھ ہے کہ اس نے قتل نہیں کیا کیونکہ اس سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ اس نے کیا یا نہیں کیا۔ یہ واضح ہے کہ یہ ارادہ نہیں ہو سکتا اور پریوی کونسل نے دو بار اس دفعہ کی تشریح کرنے سے انکار کر دیا ہے، جیسا کہ بھارت سے باہر کچھ دیگر قوانین میں دوبارہ پیش کیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ظاہر کرنے کا بار ایک ملزم شخص پر ہے کہ اس نے اس جرم کا ارتکاب نہیں کیا جس کے لیے اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ یہ مقدمات اٹیگل بنام اپیمرر ([1]) اور سینی ویرتنے بنام آر ([2]) ہیں۔

دفعہ 106 کی مثال (b) میں ایک بہت ہی خاص قسم کے کیس کا واضح حوالہ ہے، یعنی بھارتیہ ریلوے ایکٹ کی دفعہ 112 اور 113 کے تحت سفر کرنے یا بغیر پاس یا ٹکٹ کے یا ناکافی پاس وغیرہ کے ساتھ سفر کرنے کی کوشش کرنے کے جرائم۔ اب

اگر کوئی مسافر ریلوے گاڑی میں، یا ٹکٹ کی رکاوٹ پر نظر آتا ہے، اور ٹکٹ پیش کرنے یا اپنی موجودگی کی وضاحت کرنے سے قاصر ہے، تو ظاہر ہے کہ زیادہ تر معاملات میں ریلوے کے لیے یہ ثابت کرنا ناممکن ہو گا، یا یہاں تک کہ پوری مستعدی سے یہ معلوم کرنا کہ وہ کہاں سے آیا ہے، کہاں جا رہا ہے اور اس نے ٹکٹ خریدا ہے یا نہیں۔ دوسری طرف، مسافر کے لیے یا تو اپنا پاس یا ٹکٹ پیش کرنا یا گم ہونے کی صورت میں یا کوئی اور درست وضاحت پیش کرنا نسبتاً آسان ہو گا اور جہاں تک ثبوت کا تعلق ہے، اس کے لیے اپنی وضاحت کے جوہر کو ثابت کرنا آسان ہو گا بجائے اس کے کہ ریاست اپنا جھوٹ ثابت کرے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ایک مثال اس حصے کے مکمل مواد کو ختم نہیں کرتی جس کی وہ وضاحت کرتی ہے لیکن یکساں طور پر یہ نہ تو اس کے دائرہ کار کو کم کر سکتی ہے اور نہ ہی بڑھا سکتی ہے۔ اور اگر کچھ حقائق کا علم استغاثہ کے لیے اتنا ہی دستیاب ہے، اگر وہ ملزم کے بارے میں مناسب مستعدی سے کام لینے کا انتخاب کرے، تو حقائق کو ملزم کے علم میں "خاص طور پر" نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ایک ایسا دفعہ ہے جس پر عام فہم طریقے سے غور کیا جانا چاہیے؛ اور سہولت کا توازن اور محنت کا غیر متناسب ہونا جو کچھ حقائق کو تلاش کرنے اور ثابت کرنے میں شامل ہو گا جو اس مسئلے کی معمولی بات کے خلاف متوازن ہے اور جس آسانی سے ملزم انہیں ثابت کر سکتا ہے، وہ تمام معاملات ہیں جن پر غور کیا جانا چاہیے۔ اس دفعہ کو قانون کی اس اچھی طرح سے قائم شدہ حکمرانی کو کمزور کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا کہ، مقدمے کے ایک بہت ہی غیر معمولی طبقے کو چھوڑ کر، بار استغاثہ پر ہے اور کبھی منتقل نہیں ہوتا ہے۔

اب یہاں کیا حیثیت ہے؟ یہ سفر 8-9-1948 اور 15-9-1948 پر انجام دیے گئے تھے۔ استغاثہ 19-4-1950 پر شروع کیا گیا تھا اور اپیل کنندہ کو 9-3-1951 پر الزام کا جواب دینے کے لیے بلایا گیا تھا؛ اور اب جب کہ مقدمہ واپس کر دیا گیا ہے ہم سال 1956 میں ہیں۔ اپیل کنندہ نے، بہت فطری طور پر، مبینہ جرائم کے ڈھائی سال بعد 27-4-1951 پر کہا:

"اس طرح کے وقفے کے بعد زیر بحث سفر کی درست وضاحت دینا انسانی طور پر ناممکن ہے۔"

اور استغاثہ کا کیا ہو گا؟ ان کے پاس اپنے رجسٹر اور کھاتے ہیں، دونوں ریلوے اور اس محکمے کے جس میں اپیل کنندہ کام کرتا ہے۔ وہ متعلقہ تاریخوں پر اس کی سرکاری نقل و حرکت کو جاننے اور ثابت کرنے کی حیثیت میں ہیں۔ وہ یہ ظاہر کرنے کی حیثیت میں ہیں کہ ان دنوں ریل گاڑیوں کے چوکیدار یا کنڈکٹر کی طرف سے دوسرے درجے کے سفر کے لیے کوئی فردِ حساب یا رسیدیں جاری نہیں کی گئیں تھیں۔ یہ معلومات ان کے "خصوصی" علم میں اتنی ہی تھی جتنی کہ اپیل کنندہ کے علم میں تھی؛ در حقیقت یہ دیکھنا مشکل ہے کہ تمام متعلقہ کھاتوں و دیگر اس مواد کے حکام کے قبضے میں ہونے کی وجہ سے، ان حقائق کو اپیل کنندہ کے "خصوصی" علمیت میں کیسے کہا جا سکتا ہے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ان کارروائیوں کو مزید جاری رکھنے کی اجازت دینا غلط ہو گا۔ اپیل کنندہ پر مقدمہ چلایا گیا ہے، استغاثہ کو اپنا مقدمہ ثابت کرنے کا مکمل اور کافی موقع ملا ہے اور وہ یقینی طور پر اپنے

مواد کو تلاش کرنے اور تیار کرنے کے لیے وقت کی کمی کی شکایت نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی سزا جائز طور پر اب تک پیش کردہ مواد پر منحصر نہیں ہو سکتی اور اس طرح کے مقدمے کی سماعت کو جاری رکھنے کی اجازت دینے کے لیے ہر اساں کرنے کا مزہ آئے گا بغیر اس معمولی سے اشارے کے کہ اضافی ثبوت دستیاب ہیں جو ابتدائی مراحل میں مستعدی سے دریافت اور پیش نہیں کیے جا سکتے تھے۔

ہم جوڈیشل کمشنر کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور سیشن جج کے حکم کو بحال کرتے ہیں جس میں اپیل کنندہ کو اس کے خلاف بنائے گئے الزام کے دونوں معاملات میں بری کر دیا گیا تھا۔